ڈرون حملے یا ایک ویڈیو گیم

اشتیاق بیگ

امریکی ریاست لاس ویگاس کے نواداصحرا میں واقع ایئر فورس بیس میں 22 سالہ باب کی نظریں کمپیوٹر اسکرین پر مرکوز تھیں اور لگتا تھا کہ وہ ویڈیو گیم کھیلنے میں مصروف ہے۔ اسکرین پر پاکستان کے قبائلی علاقوں کے براہ راست مناظر نظر آرہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں باب کی نظریں ایک ہدف پر آکر رک گئیں۔ باب نے اپنے ہاتھ میں موجود ٹریگر دبایا اور تھوڑی ہی دیر میں ہزاروں میل دور پاکستان کے علاقے جنوبی وزیرستان میں ڈرون طیارے سے ایک میزائل فائر ہوا اور وہ ہدف صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ اپنے ہدف کو کامیابی سے نشانہ بنانے کے بعد باب دوسرے ہدف کی تلاش میں مصروف ہوگیا۔ امریکی بیس کے کنٹرول روم میں بیٹھے درجنوں افراد کا روزانہ کا یہ معمول ہے کہ وہ ان ڈرون طیاروں کو ہزاروں میل دور سے عراق، افغانستان اور پاکستان کے علاقوں میں کنٹرول اور اپنے ہدف پر میزائل فائر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ فعل ایک وڈیو گیم سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ پاکستان میں اب تک ڈرون طیاروں کے 46 حملوں میں تقریباً 800 افراد مارے جاچکے ہیں جن میں گنتی کے "دہشت گرد" تھے جبکہ باقی سب معصوم بچے اور بے گناہ شہری جاں بحق ہوئے۔

پائلٹ والے طیاروں کے ذریعے کسی ملک پر حملے کو براہ راست حملہ تصور کیا جاتا ہے اور اگر جہاز مار گرایا جائے یا پائلٹ گرفتار کرلیا جائے تو ان کے خلاف جارحیت کا ایک ثبوت مہیا ہوجاتا ہے۔ طیارے کا یہ حملہ دوممالک کو بھرپور جنگ میں جھونک سکتا ہے۔ ڈرون طیارے کیونکہ بغیر پائلٹ کے ہوتے ہیں اور سیٹلائٹ سے مانیٹر کئے جاتے ہیں۔ جس ہدف کو نشانہ بنانا مقصود ہوتا ہے، اس مقام پر ایک چپ لگادی جاتی ہے جو سیٹلائٹ کو سگنل بھیجتی ہے جس کے نتیجے میں اسی سگنل پر میزائل فائر کیا جاتا ہے۔ ایک فائٹر طیارے کے مقابلے میں ڈرون طیارے کی قیمت نہ ہونے کے برابر ہے۔ حالیہ جنگوں میں ڈرون طیاروں کی کامیابی نے ثابت کردیا ہے کہ آنے والا وقت پائلٹ والے طیاروں کا نہیں بلکہ ڈرون طیاروں کا ہوگا۔

لندن میں میرے قیام کے دوران برطانوی اخبارات میں یہ خطرناک خبریں شائع ہوئیں کہ امریکہ اسامہ بن لادن اور ملا عمر کی بلوچستان میں موجودگی کا بہانہ بنا کر کوئٹہ پر ڈرون طیاروں کے حملوں کی منصوبہ بندی کررہا ہے۔ اخبارات کے مطابق امریکہ نے صدر زرداری کے حالیہ دورہ امریکہ میں پاکستانی وفد کے ساتھ ملاقات کے دوران انہیں اپنے اس ناپاک ارادوں سے آگاہ کر

ہے۔ پاکستان میں متعین امریکی سفیر اور نائب سفیر نے بھی واضح الفاظ میں کہا ہے کہ اسامہ بن لادن، ملا عمر اور طالبان کی اعلیٰ قیادت اوران کا کمانڈ سسٹم بلوچستان میں موجود ہیں اور یہ لوگ افغانستان میں قیام امن کے استحکام کے لئے خطرہ ہیں اور امریکہ ان کو ہدف بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے، امریکی سفیر اور نائب سفیر کا یہ بیان سفارتی آداب کے سراسر خلاف ہے۔

صدر پاکستان نے اقوام متحدہ میں اپنی تقریر کے دوران پاکستان پر کیئے جانے والے امریکی ڈرون طیاروں کے حملوں کا ذکر کرنا بھی مناسب نہ سمجھا جس سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ یہ ڈرون حملے صدر مشرف کے دور میں کیئے گئے معاہدے کے تحت کیئے جارہے ہیں۔ ہماری حکومت کی خاموشی کے باعث امریکیوں کی ہمت یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ اب وہ پاکستان کے شہری علاقوں بشمول کوئٹہ پر بھی فضائی حملوں کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ اس حوالے سے آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی کا یہ بیان پاکستانی عوام کے جذبات کی بالکل صحیح ترجمانی کرتا ہے جس میں انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ بلوچستان پر ڈرون حملوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہماری ایئر فورس پہلے بھی یہ کہہ چکی ہے کہ ان میں ڈرون طیاروں کو مار گرانے کی صلاحیت موجود ہے مگر انہیں حکومت کی اجازت کی ضرورت ہے۔ کچھ سال قبل پاکستان ایئر فورس نے ایک انڈین ڈرون طیارے کو جو قصور کے علاقے میں گھس آیا تھا، مار گرایا تھا۔ مجھے سابق سربراہ آئی ایس آئی جنرل حمید گل نے بتایا کہ افغانستان میں سوویت یونین جنگ کے دوران روس کا ایک مگ 29 لڑاکا طیارہ پاکستان کے علاقے رسالپور کے علاقے میں گھس آیا تھا جسے ایئر فورس کے ایف 16 طیارے نے مار گرایا۔ طیارے کا پائلٹ الیگزینڈر رتھ سکوئی نے پیراشوٹ کے ذریعے جمپ لگا کر اپنی جان بچائی مگر مجاہدین نے اسے قید کرلیا تھا۔ اس وقت کے ڈی جی آئی ایس آئی جنرل حمید گل کی مداخلت پر اس روسی پائلٹ کی رہائی عمل میں آئی۔ بعد میں یہی روسی پائلٹ روس کا وزیر اعظم بنا۔ اپنے دورہ پاکستان کے موقع پر اس نے جنرل حمید گل سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ میری زندگی جنرل حمید گل کی مرہون منت ہے۔

وقت آگیا ہے کہ امریکیوں کو بڑے واضح الفاظ میں بتادیا جائے کہ اگر امریکہ گنجان آباد علاقوں میں اس طرح کی کسی بھی قسم کی مہم جوئی کرتا ہے تو اسے قطعاً برداشت نہیں کیا جائے گا اور اس طرح کی کسی بھی مہم جوئی کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ امریکہ پر واضح کردے کہ اگر بلوچستان پر کوئی ڈرون حملہ ہوتا ہے تو پاکستان کے راستے افغانستان میں موجود امریکی اور نیٹو فورسز کی سپلائی لائن بند کردی جائے گی۔ جنرل حمید گل نے مجھے بتایا کہ امریکہ کے جو ڈرون طیارے پاکستانی علاقوں میں لوگوں کو نشانہ بنارہے ہیں وہ کنٹینرز کے ذریعے پاکستان کے راستے افغانستان لے جائے جاتے ہیں اور پھر ہمارے ہی خلاف استعمال ہوتے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ امریکہ پر واضح کردے کہ اگر بلوچستان پر ڈرون حملہ ہوتا ہے تو پاکستان ان کی ٹرانزٹ سہولت ختم کردے گا۔ اگر حکومت یہ جرأت نہیں کرسکتی تو عوام کو 1300 کلومیٹر طویل ٹرانزٹ روٹ پر لیٹ کر اسے بند کرنا ہوگا تاکہ کوئی کنٹینرز ڈرون طیارے لے کر افغانستان نہ پہنچ سکے۔

پاکستان ایئر فورس نوادا ایئر بیس میں بیٹھے ان امریکیوں کو یہ پیغام دے دے کہ پاکستان کے علاقوں پر ڈرون حملوں کو ایک ویڈیو گیم نہ سمجھا جائے اور امریکہ مزید مہم جوئی سے باز رہے۔ اگر امریکہ بلوچستان میں کوئٹہ پر ڈرون حملے کی حماقت کرتا ہے اور حکومت ان حملوں کو روکنے میں ناکام رہتی ہے تو وزیرستان کے بعد بلوچستان اور اس کے بعد ان ڈرون طیاروں کا اگلا ہدف کہوٹہ ہوگا۔